اس کی معافی کی صورت خدا کے حضور توبہ کرنے کے علاوہ حق والے کو راضی کرنا بھی ضروری ہے جس طرح بھی ہو سکے اسے راضی کرے خواہ معافی مانگ کر یا کچھ دے دلا کر اور اگر وہ یہ کہے کہ جس طرح جھوٹ بولا ہے اسی طرح عدالت کے سامنے جھوٹ کا اقرار کرو۔ تو اس کو یہ بھی حق حاصل ہے کیونکہ جن کے سامنے اس کو بے وقعت ظاہر کیا گیا ہے ان کے سامنے خلاف ووٹ دیا ہے۔ اس کا تدارک یہی ہے کہ آئندہ اس کے حق میں ووٹ دینے والے کھڑے کرے تاکہ دونوں برابر ہو جائیں یا ویسے اس سے معافی مانگ لے۔

عبد اللہ امرتسری روپڑی

غیر مسلم سے ایسی قسم لینا جس کی اس کے مذہب میں عظمت ہو۔

سوال :- امام ترمذی رح نے حدیث تمیم داری کو جس میں تحلیف غیر مسلم کا ذکر ہے بایں الفاظ روایت کیا ہے۔ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَسْتَحْلِفُوْهُ بِمَا يُعَظَّمُ عَلٰى اَهْلِ دِيْنِهٖ فَحَلَفَ (عہ)۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلم شخص کو غیر اللہ کی قسم دے سکتے ہیں لیکن دیگر روایات میں قسم بغیر اللہ کو منع کیا گیا ہے بلکہ شرک کہا گیا ہے اور موحد شخص کسی مسلم یا غیر مسلم کو غیر اللہ کی قسم نہیں دلا سکتا۔ کیونکہ یہ امر اس کے ایمان کے منافی ہے اب دریافت امر یہ ہے کہ قاضی مسلم کے پاس اگر کسی غیر مسلم کا مقدمہ آئے اور مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں تو وہ مدعی علیہ غیر مسلم کو غیر اللہ کی قسم دلا سکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ اس لائی قسم اس کے نزدیک کوئی قسم نہیں۔

جواب :- خلاف شرع کا ارتکاب جائز نہیں، اس سے جواز والی صورت مراد ہے۔ اگر کوئی اور صورت نہ ہو تو یوں کہلوانا چاہیے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرا مال اولاد تباہ ہو جائے۔

عبد اللہ امرتسری روپڑی

نذر کا بیان

عہ پس ان کو حکم دیا کہ اس سے اس شے کی قسم لیں جس کی اس کے دین میں تعظیم کی جاتی ہے پس اس نے قسم کھائی۔

کام نہ ہونے کی صورت میں نذر پوری کرنا ضروری ہے یا نہ

سوال: اگر کسی شخص نے نذر مانی ہے کہ میرا کام ہو جائے تو میں خدا کے لئے شیرینی یا نقد روپیہ کسی مسکین کو دے دوں گا۔ پھر اس کا کام نہیں ہوا اس صورت میں اس کو نذر کا پورا کرنا ضروری ہے یا نہ؟

جواب: صورت مذکورہ میں نذر پوری کرنی ضروری نہیں۔ اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوطُ۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

نذر کا مسئلہ

سوال: زید نے نذر مانی کہ مستقل ملازمت مل جانے پر تہائی تنخواہ فلاں مسجد میں دیا کروں گا۔ بعد ملازمت کے اس کے خرچ اخراجات بڑھ گئے سودی قرضہ اتارنا پڑا جس کی وجہ سے نذر نہ ادا کر سکا کیا عنداللہ کوئی مواخذہ ہوگا۔ اب وہ کیا کرے؟

جواب: اس نذر کا پورا کرنا ضروری ہے کیونکہ معین ہے اگر مبہم ہوتی تو قسم کا کفارہ کافی ہو جاتا مثلاً اس طرح مانتا کریں کچھ دیا کروں گا تو قسم کے کفارہ سے رہائی ہو سکتی تھی۔ چنانچہ احادیث میں صراحت آئی ہے، حصہ معین کرنے کی صورت میں رہائی مشکل ہو سکتی ہے۔ یہ شخص خرچ اخراجات بڑھنے کا عذر کرتا ہے اس کو چاہیئے کہ قرآن شریف میں سورہ نون میں باغ والوں کا قصہ یاد کرے۔ کہ انہوں نے خرچ اخراجات بڑھنے کے عذر سے اپنے والد کا سلسلہ خیرات بند کر دیا تھا۔ تو پھر کیا نتیجہ ملا۔ باغ ہی فنا ہو گیا۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

نذر میں تبدیلی

سوال: ایک شخص نے جب کہ وہ بالکل بے دین اور جاہل تھا منت مانی تھی کہ اگر فلاں مقدمہ میرے حق میں ہو جائے، تو میں آٹھ پہر اپنے گاؤں میں دیگیں چڑھاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ آرزو پوری کر دی۔ اب وہ شخص اہلحدیث دیندار متبع سُنت ہے بعض دوستوں نے سمجھایا کہ گاؤں چھوٹا ہے آٹھ پہر دیگیں چڑھانا اسراف ہے دو تین دیگیں پکا کر سارے گاؤں کو کھلا دو۔ باقی روپیہ کسی مسجد مدرسہ

وغیرہ میں خرچ کردوں شرعاً اس کے متعلق کیا فیصلہ ہے۔ محمد یوسف گرد یکب ڈاکخانہ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ

جواب ۔ حدیث میں ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا قَامَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَیْنِ قَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْهِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ عَادَ عَلَیْهِ فَقَالَ شَاْنَكَ اِذًا۔ (رواہ ابوداؤد والدارمی)

فتح مکہ کے دن ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ میں نے اللہ کے لئے نذر مانی تھی۔ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے لئے مکہ فتح کردے تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں (بیت اللہ میں) نماز پڑھ لو۔ اس شخص نے پھر وہی کہا۔ آپ نے فرمایا یہاں نماز پڑھ لو۔ اس شخص نے پھر وہی کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تمہاری مرضی۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو نذر جائز اور شرعاً صحیح ہو اس کو بھی بہتر صورت میں تبدیل کرنا بہتر ہے صورت مسئولہ میں جس نذر کا بیان ہے اس کا تبدیل کرنا بطریق اولیٰ بہتر ہے کیونکہ اس میں ریا اور نمائش ہے نیز کھانے والوں میں بے نماز اور بے دین بھی ہوں گے۔ حدیث میں ہے لَا یَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ تیرا کھانا پرہیزگار لوگ کھائیں پس صورت مسئولہ میں جو نذر مانی گئی ہے۔ اس کو اسی طرح پورا کیا جائے کہ روپیہ کسی مسجد یا مدرسہ میں لگا دیا جائے۔ یا کوئی نیک غریب تنگ دست ہو تو اس کی امداد کر دی جائے اور رقم کا اندازہ دیگوں کے اندازہ سے کرنا چاہیئے یعنی جتنی دیگیں اس وقت پکانے کا خیال تھا ان کے مطابق رقم خرچ کرنی ضروری ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

نذر کی رقم جس کو دی جانی تھی وہ مر گیا اب یہ رقم کس کو دی جائے؟

سوال ۔ نذر کے پیسے جس شخص کو دینے مانے تھے وہ مر گیا اب وہ پیسے کس کو دیئے جائیں؟

جواب ۔ اگر مرنے والے کا کوئی وارث ہو تو یہ روپے اس کو دیئے جائیں۔ ورنہ اس کی طرف سے بطور صدقہ کے کسی مسکین محتاج بیوہ عورت کو دیا جائے۔ یا کسی مدرسہ وغیرہ میں لگا دیا جائے تاکہ مرنے والوں کو ثواب پہنچ جائے کیونکہ اس نذر کے پیسے اس کا حق اور اس کا ترکہ ہے جو اس کے ورثاء کو ملنا چاہیئے۔ یا اس کی طرف سے کسی ثواب کی جگہ لگ جانا چاہیئے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۹ محرم ۱۳۶۰ھ

مزار پر نذر نیاز اور قبر پر قرآن مجید پڑھنا

یہ فتویٰ جلد دوم کے صفحہ ۱۰۴ پر درج ہو چکا ہے۔

عقیقہ کا بیان

سات روز کے بعد عقیقہ

سوال۔ اگر کوئی شخص کسی عذر سے بعد سات روز کے عقیقہ کرے تو اس کا عقیقہ ہوگا یا نہیں؟

جواب۔ نیل الاوطار وغیرہ میں بعض روایتیں ایسی ذکر کی ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سال یا زیادہ کے بعد بھی عقیقہ درست ہے لیکن اس کی مثال قضا کی ہوگی مدلول کی اس سے سات دن سے متجاوز نہ ہونا چاہیئے اگر کسی مجبوری سے رہ جائے تو پھر چودہ کو پھر اکیس کو ہی۔ نیل الاوطار میں ہے۔

وَيَدُلُّ عَلَى ذَالِكَ مَا أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَقِيقَةُ تُذْبَحُ لِسَبْعٍ وَلِأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَلِإِحْدَى وَعِشْرِيْنَ۔

یعنی ساتویں دن کے بعد چودہویں پھر اکیسویں دن عقیقہ کرنے پر بیہقی کی حدیث دلالت کرتی ہے۔ جو عبداللہ بن بریدہ رضؓ نے اپنے والد کے واسطے سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقیقہ ساتویں و چودہویں و اکیسویں دن کیا جائے۔

فتح الباری میں ہے۔

وَوَرَدَ فِيْهِ حَدِيْثٌ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ أَنَّهُ تَفَرَّدَ بِهِ۔

یعنی طبرانی میں ساتویں دن کے بعد عقیقہ کی حدیث آئی ہے۔ جو اسماعیل بن مسلم نے عبداللہ بن بریدہ سے اس نے اپنے باپ کے واسطے سے روایت کی ہے اور اسماعیل ضعیف ہے اور طبرانی نے کہا ہے کہ روایت میں یہ اکیلا ہے اس کی موافقت کسی نے نہیں کی۔ فتح الباری کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ چودہویں اور اکیس دن کی روایت بیہقی والی بھی ضعیف ہے کیونکہ طبرانی کہتے ہیں۔ کہ عبداللہ بن مسلم اس روایت میں